Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

یوم ہفتہ

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲۷ محرم ۱۳۹۸ھ ۔ ۷ صلح ۱۳۵۷ہش ۔ ۷ جنوری ۱۹۷۸ء | نمبر ۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ صلح ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

ابھی انفلوئنزا اور آنکھ کی تکلیف کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو ۔ آمین

ربوہ ۶ صلح ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج ناسازیٔ طبع کی وجہ سے نمازِ جمعہ پڑھانے کے لئے جامع مسجد اقصیٰ میں تشریف نہ لا سکے ۔ حضور کے ارشاد پر نمازِ جمعہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پڑھائی ۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی برکات و فیوض کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ آخری زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جس شاگرد اور اُمّتی کے ذریعہ ادیانِ باطلہ پر غلبۂ اسلام مقدّر تھا اسے اللہ تعالیٰ نے وہ تمام ضروری امور عطا فرمائے جو غلبۂ اسلام کے لئے ضروری تھے مثلاً صفاتِ الٰہیہ کا علم ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کا عرفان ، قرآن کریم کے نہاں در نہاں روحانی علوم کی معرفت ، صداقتِ اسلام کے دلائل اور پیش آمدہ اعتراضات کے جواب وغیرہ ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک ایسی جماعت عطا فرمائی جو اخلاص ، قربانی اور اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کے سلسلے میں ایک نمونہ کی حیثیت رکھتی ہے ۔

آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کی جو برکات ظاہر ہوئیں ان میں سے ایک درود شریف کی برکت اور فیض بھی ہے ۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی برکات سے آگاہ فرمایا یہی وجہ ہے کہ آپؑ نے درود شریف کی بہت سی برکات کا اظہار فرمایا اور اپنی جماعت کو کثرت اور التزام کے ساتھ درود پڑھنے کی تاکید فرمائی ۔

آپ نے درود شریف کی متعدد برکات کا ذکر کیا اور احباب کو تحریک فرمائی کہ وہ قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شب و روز کثرت کے ساتھ درود بھیجا کریں ۔

آخر میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ناسازیٔ طبع

(باقی صفحہ ۸ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حق کے طالب کے لئے ضروری ہے کہ وہ حقیقی ایمان کی تلاش میں لگا رہے

کامل نجات اور سچّی خوشحالی کا مالک وہی ہے جسے اسی دُنیا میں زندہ اور حقیقی نُور حاصل ہو گیا

"ایک بھاری مرحلہ جو ہمیں طے کرنا چاہیئے وہ خداشناسی ہے ۔ اگر ہماری خداشناسی ہی ناقص اور مشتبہ اور دھندلی ہو تو ہمارا ایمان ہرگز منوّر اور چمکیلا نہیں ہو سکتا اور یہ خداشناسی جب تک کہ رحیمیت کی صفت کے ذریعہ سے ہمارا چشم دید واقعہ نہ بن جائے تب تک ہم کسی طرح سے اپنے ربِّ کریم کی حقیقی معرفت کے چشمہ سے آبِ زلال نہیں پی سکتے ۔ اگر ہم اپنے تئیں دھوکہ نہ دیں تو ہمیں اقرار کرنا پڑے گا کہ ہم تکمیلِ معرفت کے لئے اِس بات کے محتاج ہیں کہ خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ذریعہ سے تمام شکوک و شبہات ہمارے دُور ہو جائیں اور خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضل اور قدرت کی صفات تجربہ میں آکر ہمارے دل پر ایسا قوی اثر پڑے کہ ہمیں ان نفسانی جذبات سے چھڑائے جو محض کمزوریٔ ایمان اور یقین کی وجہ سے ہمارے پر غالب آتے اور دوسری طرف رُخ کر دیتے ہیں ۔

کیا یہ سچ نہیں کہ انسان اِس چند روزہ دُنیا میں آکر بوجہ اس کے کہ خداشناسی کی پُرزور کرنیں اس کے دِل پر نہیں پڑتیں ایک خوفناک تاریکی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور جس قدر دُنیا اور دُنیا کے املاک اور دُنیا کی ریاستیں اور حکومتیں اور دولتیں اس کو پیاری معلوم ہوتی ہیں اس قدر عالمِ معاد کی لذّات اور خوشحالی حقیقی کی جستجو اس کو نہیں ہوتی اور اگر کوئی نسخہ دُنیا میں ہمیشہ رہنے کا نکلے تو اپنے مُنہ سے اِس بات کے کہنے کے لئے تیار ہے کہ میں بہشت اور عالمِ آخرت کی نعمتوں کی خواہش سے باز آیا ۔ پس اس کا کیا سبب ہے ؟ یہی تو ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی قدرت اور رحمت اور وعدوں پر حقیقی ایمان نہیں ۔ پس حق کے طالب کے لئے نہایت ضروری ہے کہ اس حقیقی ایمان کی تلاش میں لگا رہے اور اپنے تئیں یہ دھوکہ نہ دے کہ میں مسلمان ہوں اور خدا اور رسولؐ پر ایمان لاتا ہوں ۔ ۔ ۔ کیونکہ مرنے کے بعد کامل نجات اور سچّی خوشحالی اور حقیقی سرور کا وہ شخص مالک ہو گا جس نے وہ زندہ اور حقیقی نور اِس دُنیا میں حاصل کر لیا جو انسان کے مُنہ کو اس کی تمام قوتوں اور طاقتوں اور ارادوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف پھیر دیتا ہے اور جس سے اِس سفلی زندگی پر ایک موت طاری ہو کر انسانی رُوح میں ایک سچّی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے ۔"

(ایّام الصلح صفحہ ۱۶)

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۷ رصلح ۱۳۵۷ھش
۷ رجنوری ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ اسلام کی مہم میں کامیابی کا حتمی اور یقینی ذریعہ

اِس آخری زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ساری دُنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کی ذمہ داری احمدی ہونے کی حیثیت میں ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالی ہے۔ اِس اہم اور عظیم الشان کام کی انجام دہی کے لئے اُس نے ہمیں ہی منتخب کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ اتنی بڑی ذمہ داری ہے کہ محض مادی وسائل کو مدّنظر رکھتے ہوئے اسے کما حقہٗ ادا کرنا ہماری بساط اور طاقت سے بالا ہے۔ ہم اِس عظیم ذمہ داری کو ادا کرنے میں صرف اِس صورت میں ہی کامیاب ہو سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے اِس کام کو ہمارے لئے آسان کر دے۔

اللہ تعالیٰ کی یہ قدیم سُنّت ہے کہ وہ اپنے مبعوث کردہ ماموروں پر ایمان لانے والوں کی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود ان کے کندھوں پر غلبۂ حق کے سلسلہ میں عظیم ذمہ داریاں ڈالتا ہے جو بظاہر ان کی طاقت سے بالا ہوتی ہیں لیکن وہ خود اُن کے لئے آسانیاں پیدا کر کے اُن ذمہ داریوں کی ادائیگی کو ممکن کر دکھاتا ہے۔ لیکن ان کی راہ میں آسانیوں کا پیدا ہونا ایک خاص امر پر موقوف ہوتا ہے۔ انہیں اپنی زندگیوں میں ایک خاص تبدیلی پیدا کرنی پڑتی ہے۔ اس کے بعد ہی ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسانیاں پیدا کی جاتی ہیں اور وہ غلبۂ حق کے انتہائی اہم اور کٹھن کام میں ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے ہمکنار ہوتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ حق پورے طور پر دنیا میں غالب آجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح فرمایا ہے کہ مامورینِ الٰہی کے متّبعین کے لئے غلبۂ حق کی مہم میں آسانیاں اُس وقت پیدا کی جاتی ہیں جب وہ تقویٰ اختیار کر کے صحیح معنوں میں متقی بن جاتے ہیں۔ تقویٰ کا نور ان کے اندر بھی ہوتا ہے اور باہر بھی اور اس نور کی وجہ سے ہی وہ دنیا میں شناخت کئے جاتے ہیں اور اس نور کی وجہ سے ہی مشکل سے مشکل کام اُن کے لئے آسان کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آسانیاں پیدا ہونے کے اِس ذریعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مِنْ اَمْرِہٖ یُسْرًا ○ (الطلاق آیت ۵)

ترجمہ:۔ اور جو کوئی اللہ کا تقویٰ اختیار کرے اللہ ضرور اس کے معاملہ میں آسانی پیدا کر دیتا ہے۔

نیز اسی ضمن میں مزید فرمایا:۔

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا ۙ وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسْبُہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ○

(الطلاق آیت ۴)

ترجمہ:۔ اور جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی (کامیابی کا) رستہ نکال دے گا۔ اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اس کو خیال بھی نہیں ہوگا۔ اور جو کوئی اللہ پر توکّل کرتا ہے اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ اللہ یقیناً اپنے مقصد کو پورا کر کے چھوڑتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر چھوڑا ہے۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ غلبۂ اسلام کی عظیم ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اشاعتِ اسلام کے ضمن میں مقدور بھر کوشش بروئے کار لانے کے ساتھ ساتھ سب سے زیادہ فکر اس بات کی کریں کہ نہ صرف یہ کہ ہم تقویٰ اختیار کریں بلکہ تقویٰ کی رُوح ہم میں مسلسل ترقی کرتی چلی جائے اور تقویٰ کے نور میں برابر اضافہ ہوتا رہے کیونکہ یہی وہ طریق ہے جس پر عمل پیرا ہونے سے غلبۂ اسلام کے عظیم الشان کام میں ہمارے لئے جو دنیوی لحاظ سے کمزور اور بے بضاعت ہیں آسانیاں پیدا ہوتی چلی آرہی ہیں اور خدا تعالیٰ ہماری چھوٹی اور بے بضاعت جماعت کو مشرق و مغرب کے بیشتر ممالک میں اشاعتِ اسلام کا فریضہ کامیابی سے ادا کرنے کی توفیق دیتا چلا آرہا ہے۔ اِسی لئے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غلبۂ اسلام کے ضمن میں سب سے زیادہ زور تقویٰ اختیار کرنے اور صحیح معنوں میں متقی بننے پر دیا ہے۔ مثال کے طور پر حضور علیہ السلام نے ۳۱ رجنوری ۱۸۹۸ء کو خاص غلبۂ اسلام کے ضمن میں تقویٰ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا:۔

"تقویٰ اختیار کرو کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور میں گن نہیں سکتا کہ یہ الہام مجھے کتنی مرتبہ ہوا ہے بہت ہی کثرت سے ہوا ہے۔ اگر ہم نری باتیں ہی باتیں کرتے ہیں تو یاد رکھو کچھ فائدہ نہیں ہے۔ فتح کے لئے ضرورت ہے تقویٰ کی۔ (دلوں پر) فتح چاہتے ہو تو متقی بنو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۳۲)

ہر چند کہ حضور علیہ السلام نے غلبۂ اسلام کی اہم مہم کے روبراہ آنے میں اپنے اصحاب اور دیگر متبعین کو بعض مادی ضرورتوں اور کوششوں کی طرف بھی بار بار توجہ دلائی لیکن جب بھی آپ ان ضرورتوں اور مساعی کی طرف توجہ دلاتے تھے تو ساتھ ہی تقویٰ کی اہمیت ضرور ذہن نشین کراتے تھے اور واضح فرماتے تھے کہ اصل چیز تقویٰ و طہارت ہے۔ اسلام محض مادی ذرائع کو بروئے کار لانے سے نہیں بلکہ تقویٰ میں ترقی کرنے سے غالب آئے گا۔ خدائی حکم کے ماتحت مادی ذرائع کو بروئے کار لانا بھی ضروری ہے لیکن یہ کبھی نہ بھولو کہ ہماری کامیابی فی الاصل تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے اور اس میں ترقی کے ساتھ وابستہ ہے۔ چنانچہ آپؑ نے جب ۳۱ رجنوری ۱۸۹۸ء کو احباب جماعت کو اشاعت اسلام کے لئے مالی امداد کی ضرورت کی طرف توجہ دلائی تو ساتھ ہی تقویٰ کی اہمیت کو بھی بڑے شدّ و مدّ کے ساتھ ذہن نشین کرایا تاکہ کہیں آپؑ کے اصحاب مالی امداد کو ہی ترقی کا ذریعہ نہ سمجھنے لگیں۔ آپؑ نے فرمایا:۔

"ہمارے لئے جو بڑی سے بڑی مشکل ہے وہ اشاعت کے لئے مالی امداد کی ضرورت ہے۔ یہ تو تم یاد رکھو کہ آخر خدا تعالیٰ نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے اس نے اِس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ وہ خود ہی اس کا حامی و ناصر ہے لیکن وہ چاہتا ہے کہ اپنے بندوں کو ثواب کا مستحق بناوے اس لئے نبیوں کو مالی امداد کی ضرورت ظاہر کرنی پڑتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد مانگی اُسی طرز پر جو منہاجِ نبوّت کی طرز ہے۔ ہم بھی اپنے دوستوں کو سلسلہ کی ضروریات سے اطلاع دیا کرتے ہیں۔ مگر میں پھر یہی کہوں گا کہ اگر ہم کچھ روپیہ بھی اشاعت کے لئے جمع کر لیں تو یہ ظاہر بات ہے کہ اس قدر نہیں کر سکتے جس قدر پادریوں کے پاس ہے۔ اور اگر اتنا بھی کر لیں تو بھی میرا ایمان یہی ہے کہ فتح اُسی کو ملتی ہے جس سے خدا خوش ہو اس لئے ضروری امر یہ ہے کہ ہم اپنے اخلاق اور اعمال میں ترقی کریں اور تقویٰ اختیار کریں تاکہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور محبّت کا فیض ہمیں ملے۔ پھر خدا کی مدد کو لے کر ہمارا فرض ہے اور ہر ایک ہم میں سے جو کچھ کر سکتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ ان (مخالفینِ اسلام کے) حملوں کا جواب دینے میں کوئی کوتاہی نہ کرے۔ ہاں جواب دیتے وقت نیّت یہی ہو کہ خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۳۲، ۲۳۳)

الغرض قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات سے ظاہر ہے کہ غلبۂ اسلام کی عالمگیر مہم میں ہماری کامیابی کا حتمی اور یقینی ذریعہ ایک ہی ہے کہ ہم تقویٰ اللہ میں ترقی کر کے خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی بنیں اور تقویٰ کی رُوح سے معمور ہو کر خدا کی راہ میں جانی و مالی قربانیاں پیش کریں اور اشاعتِ اسلام کی جملہ ممکن مساعی بروئے کار لائیں۔ اگر ہم تقویٰ اللہ میں ترقی کریں گے اور پھر حسب استطاعت و طاقت اشاعتِ اسلام کی مساعی بروئے کار لانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں گے تو خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے بموجب اِس اہم اور عظیم کام میں جو بظاہر ہماری طاقت سے بالا ہے ہمارے لئے آسانیاں پیدا کرتا چلا جائے گا اور ہماری کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود ساری دنیا میں اسلام صرف اور صرف ہمارے ہی ذریعہ غالب آئے گا کیونکہ اِس عظیم کام کی سرانجام دہی کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں ہی منتخب کیا ہے۔ انشاء اللہ ایسا ہو کر رہے گا تاہم ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم نہ صرف خود متقی ہوں بلکہ اپنی آئندہ نسلوں کو بھی تقویٰ کی راہ پر گامزن کرتے چلے جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج"

تقریر محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق - امام مسجد فضل لندن - بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء

۲۶ دسمبر کو جماعت احمدیہ کے پچاسیویں جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس میں محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق، امام مسجد فضل لندن نے "آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج" کے عنوان پر جو تقریر فرمائی تھی۔ اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! جیسا کہ میری تقریر کے عنوان ع

"آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج"

ہی سے ظاہر ہے۔ مجھے آج مختصر و معیّن وقت میں آپ کے یہ گوش گزار کرنا ہے کہ اپنے رب سے خبر پا کر جب اسلام کے مردِ جری مسیح محمدیؑ اور مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ اطمینان بخش اور روح آفریں نغمہ الاپا اور عالمِ انسانیت کو یہ مژدہ سنایا، اس وقت عالم موجود کیا تھا؟ اسلام کے بارے میں عیسائیت کے تیور کیسے تیکھے اور کرب انگیز تھے؟ دنیوی اقتدار کے بل پر وہ کس طرح قصرِ اسلام پر کمندیں ڈال رہی تھی؟ تثلیث کے علمبرداروں کے عزائم کی رنگت کیا تھی؟ وہ اسلام کی تعلیم، اس کی اقدار، اس کی تہذیب اس کے ضابطۂ حیات اور اس کے پیغام کو مفقود و نابود کر دینا کس قدر سہل سمجھتے تھے۔ اور اس کے بعد جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیوانوں اور شمع اسلام کے پروانوں نے اعلائے کلمۃ الحق کا بیڑا اٹھایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے لیس ہو کر انہوں نے عیسائی منادوں کو ہر میدان میں للکارا اور ہر محاذ پر ان سے نبرد آزما ہوئے تو خدائے جلیل و قدیر نے اپنے مسیحؑ کے مبارک ہونٹوں سے نکلی ہوئی اس پیشگوئی کو کس طرح حرف بہ حرف پورا کیا اور آج بھی پورا کر رہا ہے۔

احباب کرام! اگر انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے اوائل کا مطالعہ کیا جائے تو ہمیں تاریخ کے اوراق نہ صرف اسلام پر عیسائیت کے تابڑ توڑ حملوں کی تعلّیوں سے اٹے ہوئے ملتے ہیں بلکہ دل و دماغ اس تکلیف دہ صورتِ حال سے بھی آگاہ ہوتے ہیں کہ:-

- اس وقت اسلام کو ایک نہایت ہی نازک اور تشویش انگیز صورتِ حال کا سامنا تھا۔
- دنیوی اقتدار و اختیار کے شکوہ سے لیس عیسائیت اسلام کے لئے ایک عظیم خطرہ کا رنگ اختیار کئے ہوئے تھی
- مسلمانوں کی شان و شوکت سیاسی برتری اور علمی تفوّق قصۂ پارینہ بن چکے تھے۔
- عیسائیوں نے دنیا کے ہر ملک میں جگہ جگہ اپنے تبلیغی مشن قائم کر رکھے تھے
- سید ولد آدم وجہ تخلیق کائنات حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ منزّہ صفات کے خلاف دھڑا دھڑ لاکھوں کی تعداد میں دلآزار کتابیں شائع کی جا رہی تھیں۔
- یورپ میں جا بجا اسلام پر غلیظ اتہامات تیار کرنے کی فیکٹریاں کھلی ہوئی تھیں۔
- یورپ کے صنعتی انقلاب کے طمطراق اور یورپین طرزِ معاشرت کی جاذبیت اور ظاہری چکا چوند نے مسلمانوں کو اس درجہ مسحور کر رکھا تھا کہ فکری، ذہنی تمدنی اور ثقافتی اعتبار سے مسلمان بالکل مفلوج ہو کر رہ گئے تھے۔
- ان کی پڑھی لکھی جوان نسل قرآن کریم اور احادیث نبویؐ سے کسب فیض کرنے کے بجائے مغربی علوم اور مغربی مادی فلسفہ کی رَو میں بہہ کر اسلام سے ارتداد اختیار کرتی جا رہی تھی۔ اور
- مغربی فلسفہ جس کی بنیاد دہریت پہ ہے مسلمان ملکوں میں اس اہتمام اور اس شدومد سے پھیلایا جا رہا تھا کہ بڑے بڑے نامور اور معتقد مسلمان خاندان بھی چشمہ و چراغ اسلام کو خیرباد کہنے لگے تھے۔

عیسائی پادریوں، مستشرقین اور فلاسفروں نے بڑی ہی گرانقدر چالاکی سے تاریخ اسلام کو اس طرز سے پیش کرنا شروع کر دیا تھا کہ مسلمان تو کیا غیر ذہن جب ان کتب کو پڑھتے تو ان کے دلوں سے بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت، تقدس اور وقعت جاتی رہتی۔ مولانا ابوالحسن ندوی صاحب مغربی محققین اور مستشرقین کی اس فریب کاری کا تجزیہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:-

"ان مستشرقین نے ایک طرف اسلام کے دینی افکار و اقدار کی تحقیر کا کام کیا اور مسیحی مغرب کے افکار و اقدار کی عظمت ثابت کی اور اسلامی تعلیمات و اصول کی ایسی تشریح پیش کی کہ اس سے اسلامی اقدار کی کمزوری ثابت ہو اور ایک تعلیم یافتہ مسلمان کا رابطہ اسلام سے کمزور پڑ جائے اور وہ اسلام کے بارہ میں متشکک ہو جائے یا کم از کم یہ سمجھنے پر مجبور ہو کہ اسلام موجودہ زندگی کے مزاج کے ساتھ ساز نہیں کر سکتا اور اس زمانہ کی ضروریات اور تقاضوں کو پورا کرنے سے عاجز ہے ایک طرف انھوں نے بدلتی ہوئی زندگی اور تغیر پذیر قانون پر عمل کرنے کو روایت پرستی۔ رجعت پسندی اور قدامت و دقیانوسیت کا مترادف قرار دیا۔ دوسری طرف اس کے بالکل برعکس انھوں نے ان قدیم ترین تہذیبوں اور زبانوں کے احیاء کی دعوت دی جو اپنی زندگی کی صلاحیت اور ہر طرح کی افادیت کھو کر ماضی کے ملبہ کے نیچے سینکڑوں ہزاروں برس سے مدفون ہیں اور جن کے احیاء کا مقصد مسلم معاشرہ میں انتشار پیدا کرنے۔ اسلامی وحدت کو پارہ پارہ کرنے۔ اسلامی تہذیب اور عربی زبان کو نقصان پہنچانے اور جاہلیت قدیمہ کو زندہ کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔"

(اسلامی ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش)

عیسائی مذہب کے پیرو مسلمانوں کے اس ناگفتہ بہ حالت انحطاط کو دیکھ دیکھ کر خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے اور انھوں نے ایک باقاعدہ پروگرام کے تحت بزعم خویش اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے ایک عظیم تبلیغی جدوجہد کا آغاز کر دیا تھا اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں یورپ سے بھیج کر عیسائی مبلغین کا جال پھیلا دیا تھا۔ ان مبلغین کے ہاتھوں میں بائیبل اور ہونٹوں پر موت کا راگ ہوتا تھا لیکن ان کی اصل طاقت انگریزی عیسائی حکومت کا دبدبہ اور جلال ہوتا تھا وہ اپنی فتوحات کو دیکھتے ہوئے اس یقین سے سرشار تھے کہ تھوڑے سے ہی عرصہ میں تمام دنیا یسوع مسیح کی آغوش میں آ گرے گی اور اسلام کا نام دنیا سے مٹ جائے گا جس کا اندازہ امریکہ کے مشہور پادری مسٹر جان ہنری بیروز کے ان لیکچروں سے لگایا جا سکتا ہے جو انھوں نے گزشتہ صدی کے آخر میں ہندوستان کے مختلف شہروں میں دیئے تھے ایک لیکچر میں انھوں نے اعلان کیا:-

"اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار ایک طرف لبنان پر ضوفگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ یہ صورتِ حال پیش خیمہ ہے اس آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ، دمشق اور طہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے حتی کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں بھی پہنچے گی۔ اس وقت خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہو گا اور بالآخر وہاں حق و صداقت کی منادی کی جائے گی کہ "ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور یسوع مسیح کو جانیں۔"

(بیروز لیکچرز صفحہ ۴۲)

اسی پادری صاحب نے ایک اور لیکچر میں کہا:-

"وہ تمام ترقی جو عیسائیت کو انیسویں صدی میں نصیب ہوئی ہے۔ بہت سے عیسائیوں کے نزدیک ان فتوحات کی محض ایک خفیف سی جھلک ہے جو عیسائیت کو بیسویں صدی میں ملنے والی ہے۔"

(بیروز لیکچرز صفحہ ۲۳)

ہندوستان میں عیسائیت کو جو کامیابی نصیب ہو رہی تھی۔ اس کے بارہ میں پنجاب کے لفٹیننٹ گورنر چارلس ایچی سن نے اپنی ۱۸۸۸ء کی ایک تقریر میں کہا:-

"بعض ایسے لوگوں کو جنہیں اس طرف توجہ کرنے کا موقعہ نہیں ملا یہ سن کر تعجب ہو گا کہ جس رفتار سے ہندوستان کی معمولی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے اس سے چار پانچ گنا زیادہ تیز رفتاری سے عیسائیت اس ملک میں پھیل رہی ہے اور اس وقت ہندوستانی عیسائیوں کی تعداد دس لاکھ کے قریب پہنچ چکی ہے۔"

(دی مشنری ڈائرکٹوری مطبوعہ لندن صفحہ ۳۲)

اسلام کی اس درجہ دردناک حالت کو دیکھتے ہوئے جب عیسائی علماء کے حوصلے اس حد تک

بڑھ چکے تھے کہ اکثر عیسائی علماء اسلام کے متعلق بہت تحقیر آمیز فقرات اور مضامین شائع کر رہے تھے۔ مثلاً ایک مشہور عیسائی عالم جان ڈریو بیٹس (JOHN DREW BATES) نے اپنی ایک کتاب میں لکھا:۔

"میری اس کتاب کے لکھے جانے کا مقصد پوچھا جاسکتا ہے کہ کیا ہے؟ اور یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ ایک مردہ مکھی کو مزید مارنے سے کیا حاصل ہوگا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ محمدؐ کا مذہب نہ آغاز میں کسی اچھے بنیاد پر قائم تھا اور نہ ہی اب ہے۔"

(دیباچہ "STUDIES IN INDIA")

عیسائیت کے اس قدر غلبہ کو دیکھ کر بعض مسلمان علماء اور دردمندان اسلام کے دل بیٹھے جا رہے تھے لیکن ان کو اسلام کی کشتی کو ساحلِ مراد تک پہنچانے کی کوئی سبیل نظر نہ آتی تھی۔ مولانا الطاف حسین حالی نے "مسدس حالی" میں اپنے دلی کرب کا نہایت موثر انداز میں نقشہ کھینچا ہے۔ اس دردناک حالت کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے منظوم کلام میں بدیں الفاظ فرمایا ہے۔

"ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین
مردمِ ذی مقدرت مشغولِ عشرت ہائے خویش
خرم و خنداں نشستہ باُبتانِ نازنین"

یعنی کفر یزید کی فوجوں کی مانند ہے۔ جوش و خروش میں ہے اور دین زین العابدین کی طرح بیمار و بیکس پڑا ہے۔ وہ مسلمان جنہیں خدا تعالیٰ نے ظاہری مقدرت بخشی ہے وہ اپنے عیش و عشرت میں مشغول ہیں اور خوبصورت عورتوں کے ساتھ اپنے گھروں میں خوش و خرم بیٹھے ہیں۔

یہ وقت تھا جب ہر طرف مایوسی کے بادل چھائے ہوئے تھے اور مسلمان کیا عوام اور کیا علماء اسلام کی نشأۃ ثانیہ سے مایوس ہو چکے تھے۔ ایسے وقت میں ایک مردِ مومن کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق تجدید و احیائے دین کے عظیم کام کے لئے کھڑا کیا اور ۱۳۰۲ھ میں آپ کے متعلق یہ بشارت دی کہ:۔

"یحیی الدین ویقیم الشریعۃ"

کہ یہ مردِ مجاہد اب دین کو دوبارہ زندہ کرے گا اور شریعت اسلامیہ کو پھر دنیا میں نافذ کرے گا۔

اور کون نہیں جانتا کہ یہ مرد مجاہد کون تھا؟ یہ تھا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام مسیح موعود و مہدی معہود۔ جس نے خدا تعالیٰ سے حکم پاکر اسلام کی خدمت کے لئے کمر کس لی اور اعدائے اسلام کے مقابلہ میں ایک بہادر جرنیل کی طرح سینہ سپر ہوگیا۔ آپ نے عیسائیت دہریت اور مادیت کے کھوکھلے فلسفوں کو پاش پاش کردیا اور اس ہمت اور جرأت اور شجاعت اور استقامت سے دشمنانِ اسلام کا مقابلہ کیا کہ اُن کے چھکے چھوٹ گئے۔ وہ ہر میدانِ مقابلہ سے بھاگ نکلے یہاں تک کہ اس فاتح جرنیل کو یہ اعلان کرنا پڑا کہ

"آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے"

نیز فرمایا:۔

"کیا روئے زمین میں مشرق سے لے کر مغرب کی انتہا تک کوئی پادری ہے جو خدائی نشان میرے مقابل پر دکھا سکے ہم نے میدان فتح کر لیا ہے۔ کسی کی مجال نہیں جو ہمارے مقابل پر آوے۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۳۳۵)

عیسائیت کی شکست کے سلسلہ میں آپ کی پیشگوئیاں:

شدید عیسائی حملہ کے دوران ہی آپؑ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر عیسائیت کے پسپا ہو جانے اور اسلام کے غالب آجانے کی پیشگوئیاں فرمائیں جن میں سے چند (وقت کی گنجائش کے مطابق) میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے میرا دل مردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے اور میری جان عجیب تنگی میں ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کونسا دلی درد کا مقام ہے کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا گیا ہے اور ایک مشتِ خاک کو رب العالمین سمجھا گیا ہے۔ میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور قادر و توانا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مرے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر میں چاہوں تو مریم اور اس کے بیٹے عیسیٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کروں۔ سو اب اس نے چاہا ہے کہ ان دونوں کی معبودانہ زندگی کو موت کا مزا چکھا دے۔ سو اب دونوں مریں گے کوئی ان کو بچا نہیں سکتا اور تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں۔ نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں جب سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا اور نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔"

(تبلیغ رسالت جلد ششم ص۸)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:۔

"میں آسمان سے اترا ہوں اُن پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے جن کو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے میرے کام کے پورا کرنے کے لئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کر رہا ہے بلکہ کر رہا ہے اور اگر میں چپ بھی رہوں اور میری قلم لکھنے سے رکی بھی رہے تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اترے ہیں اپنا کام بند نہیں کر سکتے اور ان کے ہاتھ میں بڑی بڑی گرزیں ہیں جو صلیب توڑنے اور مخلوق پرستی کے ہیکل کچلنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔"

(فتح اسلام)

"اب عیسویت سے وحشت بیزاری دنیا میں شروع ہوگئی ہے اور اس مذہب کو جلا دینے والی آگ بھڑک اُٹھی ہے آگ کا دستور ہے کہ وہ اول ذرا سی شروع ہو کر پھر آہستہ آہستہ بڑھتی جاتی ہے یہی حال اب عیسائیت کا ہوگا۔"

(ملفوظات جلد ۵ ص ۲۹۵)

"اب وقت آگیا ہے کہ اس مذہب (یعنی عیسائیت) کی حقیقت دنیا پر کھل جائے۔ شیطان کی آدم کے ساتھ آخری جنگ ہے۔ ملائکۃ اللہ اکٹھے ہو رہے ہیں اور ربانی تجلیات [illegible] کو فنا کر دیا جائے گا میں یقین رکھتا ہوں کہ [illegible] میری طرف سے اس مردہ پرستی کے دور کرنے کے لئے کوئی تحریک نہ بھی ہوتی اور خدا تعالیٰ مجھے نہ بھی بھیجتا تب بھی اس مذہب کی حالت ایسی ہو چکی تھی کہ یہ خود بخود نمک کی طرح پگھل جاتا مگر میں خدا تعالیٰ کی تائیدوں اور نصرتوں کو دیکھ رہا ہوں جو وہ اسلام کے لئے ظاہر کر رہا ہے اور نیز اس کفارہ کو بھی دیکھ رہا ہوں جو موت کا اس صلیبی مذہب کو آنے کو ہے۔ اس مذہب کی بنیاد ایک لعنتی لکڑی پر ہے جس کو دیمک کھا چکی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۶)

نیز آپؑ نے فرمایا:۔

"آج کل تمام مذاہب کے لوگ جوش میں ہیں۔ عیسائی کہتے ہیں کہ اب ساری دنیا میں مذہب عیسوی پھیل جائے گا۔ برہمو کہتے ہیں کہ ساری دنیا میں برہمو ازم کا مذہب پھیل جائے گا اور آریہ کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب سب پر غالب آجائے گا مگر یہ سب جھوٹ کہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان میں سے کسی کے ساتھ نہیں۔ اب دنیا میں اسلام کا مذہب پھیلے گا اور باقی سب مذاہب اس کے آگے ذلیل اور حقیر ہو جائیں گے۔"

(ملفوظات جلد ۱۰ ص ۴۳۳)

اس کے علاوہ آپؑ نے یہ بھی پیشگوئی فرمائی کہ

"آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار"

یعنی اسلام پر یورپ میں مسیحیت اور دہریت کا حملہ آپ کے ذریعہ پسپا ہوگا۔ جس کے نتیجہ میں نہ صرف عیسائیت پسپا ہو جائے گی بلکہ تثلیث اور دوسرے عیسوی عقائد سے یورپ میں بیزاری اس حد تک بڑھ جائے گی کہ بالآخر توحید پر یہ لوگ جان دینے لگیں گے۔ یورپ اسلام کی آغوش میں آجائے گا۔ دجالیت، عیسویت اور تثلیث ختم ہو کر رہ جائیں گی۔

(باقی)

o

درخواستِ دعا

عاجز اکتوبر ۱۹۷۷ء سے ایک خطرناک بیماری میں شدید مبتلا آرہا ہے۔ بیماری میں کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔ اس وقت ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج ہوں۔ کامل شفایابی کے لئے احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

محمد سعید اللہ مہاجر مبشر [illegible] احمدیہ

o

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء کی مختصر رُوداد

(۴)

۲۶ دسمبر ۱۹۷۷ء

پہلے روز کا دوسرا اجلاس

"آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج"

محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن نے "آرہا ہے اِس طرف احرارِ یورپ کا مزاج" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں اسلام ایک نازک اور تشویشناک حالت سے دوچار تھا۔ عیسائیت کی طرف سے ہر چہار طرف سے اس پر تابڑ توڑ حملے ہو رہے تھے۔ لاکھوں کی تعداد میں دلآزار کتب شائع کی جا رہی تھیں اور عیسائی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں علی الاعلان گستاخی کے مرتکب ہو رہے تھے۔ مسلمان فکری، تمدنی، ذہنی اور اقتصادی ہر لحاظ سے مفلوج ہو چکے تھے۔ ہزاروں کی تعداد میں مسلمان مغربی علوم اور مغرب کے مادی فلسفہ سے متاثر ہو کر اسلام سے مرتد ہو گئے۔ ایسے وقت اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تجدید اور احیاء کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ آپؑ نے ایک طرف مسلمانوں کے حوصلوں کو بلند فرمایا اور انہیں یقین دلایا کہ اسلام کے غلبہ کے دن قریب ہیں تو دوسری طرف عیسائیت اور مادیت کے فلسفوں کو پاش پاش کر دیا۔ آپؑ نے اِس ہمت اور شجاعت سے دشمنانِ اسلام کا مقابلہ کیا کہ اُن کے چھکے چھوٹ گئے اور وہ ہر میدان سے بھاگ نکلے۔

آپؑ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر عیسائیت کے زوال اور اسلام کے غلبہ کی کئی پیشگوئیاں فرمائیں۔ ان پیشگوئیوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ:-

آرہا ہے اِس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

آپؑ نے اِس پیشگوئی کے بعد عقیدۂ صلیب کے خلاف ایک عظیم مہم چلائی۔ اپنی زندگی میں ہی یورپ اور امریکہ کے سرکردہ لوگوں کو تبلیغ اسلام پر مشتمل خطوط اور پمفلٹ بھجوائے۔ ملکہ وکٹوریہ کو دعوتِ اسلام دی۔ پادری پگٹ کو مقابلہ کے لئے للکارا۔ ڈاکٹر ڈوئی آف امریکہ کو میدانِ مقابلہ میں پچھاڑا۔ آپؑ کی اس وقت کی جدوجہد کے نتیجہ میں کچھ سعید روحیں اسلام میں داخل ہو گئیں۔ گویا یورپ میں اسلامی فتوحات کا آغاز آپؑ کے مبارک ہاتھوں سے ہی ہو گیا تھا۔

خلافتِ ثانیہ کے دَور میں یورپ میں باقاعدہ منظم طور پر اسلام کی تبلیغی مہم کا آغاز ہوا اور احرارِ یورپ کو اسلام کی دعوت دی گئی جس کے نتیجہ میں سعید روحوں پر فرشتوں نے اُترنا شروع کیا اور الحمد للہ آج اس تبلیغی مہم کے نتائج نمایاں نظر آتے ہیں۔

عقیدۂ تثلیث کو جو عیسائیت کی بنیادی اینٹ ہے۔ خود عیسائی علماء اور پادریوں کے ہاتھوں ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینکا جا رہا ہے۔ لوگ چرچ سے بیزار ہو رہے ہیں اور اس طرح اسلام اور وحدانیت کے لئے رستہ صاف ہو رہا ہے۔

آپ نے فرمایا۔ بے شک یورپ میں عیسائیت سے بیزاری اور وحدانیت کی طرف رغبت کی رَو نے ابھی ہمہ گیر صورت اختیار نہیں کی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علمِ کلام اور پیشگوئیوں کے ذریعہ افقِ مغرب پر اسلام کا سورج طلوع ہو چکا ہے اور اسلامی تعلیم کے پھیلنے سے ایک نئی زمین اور نیا آسمان پیدا ہو رہا ہے۔ اسلام کے خلاف مواد کی اشاعت میں کمی آگئی ہے۔ مستشرقین اب ایسی کتب شائع کر رہے ہیں جو اگر اسلام کے حق میں نہیں تو ان میں اسلام کے خلاف مواد بھی نہیں ہوتا۔

تقریر کے آخر میں آپ نے ان چند خوش نصیب احرارِ یورپ کا ذکر فرمایا جن کا اسلام کی طرف میلان قولی حد سے بڑھ کر عمل کی صورت اختیار کر گیا ہے اور جنہوں نے سچ مچ اسلام کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنا لیا ہے۔ آپ نے بتایا اسلام میں داخل ہو کر انہوں نے اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا کر لیا اور اس گروہ میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ ان کے چلنے پھرنے، اُٹھنے بیٹھنے اور اسلام کی مدح میں ترانے گانے سے اس پیشگوئی کی عظمت ظاہر ہو رہی ہے کہ:-

"آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج"

مارشیس کے نمائندہ وفد کی تقریر

اس کے بعد محترم محمد تیجو صاحب آف مارشیس نے احباب سے انگریزی زبان میں مختصر خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا مجھے آج جماعت احمدیہ کے عالمی جلسہ میں شامل ہونے والے بھائیوں کو خطاب کرنے کا جو اعزاز بخشا گیا ہے میں اس کے لئے بہت ممنون ہوں۔ میں اس وقت مارشیس کے قریباً پانچ ہزار افراد کی نمائندگی کر رہا ہوں جو سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت ہیں جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ کسی نبی کی صداقت کو معلوم کرنے کا ایک ذریعہ اسکی پیشگوئیاں ہوتی ہیں اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً بتایا گیا تھا کہ:-

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے
کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

اور یہ حقیقت ہے کہ مارشیس جس کی میں اس وقت نمائندگی کر رہا ہوں زمین کا ایک کنارہ ہے۔

مارشیس میں احمدیہ مشن ۱۹۱۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ کے ذریعہ قائم ہوا اور اس کے بعد کئی مبلغین کرام کی راہنمائی میں مارشیس میں جماعت باوجود شدید مخالفت کے آہستہ آہستہ لیکن برابر ترقی کرتی رہی۔ اب بحمد اللہ جزیرہ کے ہر مذہب اور قوم کی طرف سے جماعت کی سرگرمیوں کو سراہا جا رہا ہے۔ ہم وہاں صرف تبلیغ کا کام ہی نہیں کر رہے بلکہ ہم بہت سی اور سوشل سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ خدام الاحمدیہ نے مارشس قوم کی بہت خدمت کی ہے۔

محترم محمد تیجو صاحب نے فرمایا۔ میری یہاں موجودگی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک اور پیشگوئی کو بھی پورا کر رہی ہے۔ آپؑ سے خدا تعالیٰ نے فرمایا یأتون من کل فج عمیق تجھ سے برکت لینے کے لئے لوگ دُور دُور کی زمین سے تیرے پاس آئیں گے۔ مجھے اور میری بیوی کو اس بات کا فخر حاصل ہے کہ ہم بھی ان لوگوں میں شامل ہیں میں اللہ تعالیٰ کا انتہائی شکرگزار ہوں کہ جس نے آج مجھے یہاں آنے اور اس مقدس مقام سے جہاں ہمارا پیارا امام رہائش پذیر ہے برکت حاصل کرنے کا موقع عطا فرمایا اور میں اس ہمدردانہ اور مشفقانہ سلوک سے نہایت متاثر ہوا ہوں جو ہمارے قیام کے دَوران ہم سے کیا گیا۔ یہ اخوت اور بھائی چارہ احمدیت کی برکت ہی سے ہے۔

تقریر کے آخر میں آپ نے فرمایا۔ مجھے مبلغ انچارج اور مارشس کی جماعت کے ممبروں نے کہا تھا کہ میں ان کی طرف سے محبت بھرا اسلام اور نیک خواہشات آپ تک پہنچا دوں اور آپ سے درخواست کروں کہ آپ سب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جزیرہ میں احمدیت کی ترقی کی رفتار کو تیز کرے۔ ہماری دلی تمنا ہے کہ مستقبل قریب میں حضور بنفس نفیس ہمارے ملک میں تشریف لیجا کر زیارت کا شرف بخشیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس تمنا کو پورا کرنے کے سامان کرے۔ جزاکم اللہ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

پیشگوئی دربارہ ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی آف امریکہ

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی دربارہ ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی آف امریکہ پر روشنی ڈالی۔ آپ نے ان امور کی وضاحت فرمائی کہ پیشگوئی کرنیوالے کا مقام اور دعویٰ کیا تھا اور جس شخص کے حق میں پیشگوئی کی گئی تھی اس کا اپنے دعوے کی رُو سے کیا مرتبہ و مقام تھا اور پھر کس وقت، کس حالت میں اور کیوں یہ پیشگوئی کی گئی؟ کیا یہ پیشگوئی عالمگیر حیثیت رکھتی ہے اور اس کے وہ مختلف پہلو کیا ہیں جن سے اس پیشگوئی کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔

آپ نے بتایا یہ پیشگوئی تمام دنیا کے لئے ایک نشان تھی۔ اس کی اشاعت قبل از وقت مشرق و مغرب میں نہایت کثرت کے ساتھ خود دشمن کے ذریعہ ہوئی اور اس کے ظہور کے بعد دشمن نے بھی اس کی صداقت کو تسلیم کیا۔ وہ شخص جس نے ایک وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کہا تھا کہ:-

"کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں ان مچھروں
اور مکھیوں کا جواب دوں گا۔ اگر میں ان پر
اپنا پاؤں رکھوں تو میں ان کو کچل کر مار ڈالونگا"

اُس پر خدا تعالیٰ نے وہ عذاب نازل کیا کہ دُنیا تک وہ اہلِ بصیرت کے لئے عبرت اور سبق کا موجب رہے گا۔ یہ شخص اولاد سے بھی کاٹا گیا اور آباء سے بھی۔ اس کی اس قدر تذلیل ہوئی کہ اس کے مصاحبوں اور مریدوں نے ساتھ چھوڑ دیا۔ وہ اپنے آباد کردہ شہر صیحون سے بے دخل کر دیا گیا۔ ایک عرصہ تک مفلوج رہنے کے بعد ایک اذیت ناک موت ... اس دُنیا سے رخصت ہوا۔ یہ اسلام کا عظیم الشان نشان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے فتح عظیم قرار دیا ہے۔

اس کے بعد چند ضروری اعلانات کئے گئے اور پھر پہلے دن کے دوسرے اجلاس کے اختتام کا اعلان کر دیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلاناتِ نکاح

۱۔ میری بیٹی عزیزہ خالدہ بشریٰ کے نکاح کا اعلان عزیزم چوہدری عزیز احمد صاحب ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف سیالکوٹ کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپیہ مہر پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے ۲۷۔ دسمبر ۱۹۷۷ء کو بعد نماز مغرب مسجد ناصر دارالرحمت غربی ربوہ میں پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(محمد صدیق شاہد مبلّغ سورینام جنوبی افریقہ حال وارد ربوہ)

۲۔ مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۷ء بروز جمعرات میرے چھوٹے بھائی عزیزم مصباح الدین احمد ابن محمد بشیر الدین صاحب بھاگلپوری مرحوم ساکن کراچی کا نکاح مبلغ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزہ نزہت شاہین صاحبہ بنت مکرم اطہر حسین صاحب ساکن کراچی سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ عزیزہ نزہت شاہین میری چچازاد بہن ہاجرہ بیگم صاحبہ کی بیٹی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں نیز جماعت کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(میجر زین العابدین ۸۷۔ تھرڈ کمرشل سٹریٹ۔ ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی)

۳۔ میری ہمشیرہ عزیزہ بشریٰ راحت نیّر کا نکاح ہمراہ بشیر الدین احمد صاحب ابن مکرم کرنل ڈاکٹر تقی الدین احمد صاحب بعوض مبلغ پچاس ہزار روپیہ حق مہر ۲۳ر دسمبر کو مکرم منیر الدین احمد صاحب مربّی سلسلہ احمدیہ مقیم لاہور نے پڑھا اور اسی روز رخصتانہ عمل میں آیا۔

عزیزہ بشریٰ نیّر حضرت الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر مرحوم مبلّغِ اسلام یورپ اور افریقہ کی چھوٹی صاحبزادی ہیں اور بشیر الدین احمد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ماموں زاد بھائی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے مبارک و بابرکت فرمائے۔

(اسمٰعیل خلیل نیّر ۱۳ خالد کڑک روڈ۔ لاہور چھاؤنی)

۴۔ میرے چھوٹے بھائیوں عزیزان چوہدری افتخار احمد صاحب اور چوہدری طاہر احمد صاحب پسران چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم سابق امیر جماعتِ احمدیہ راولپنڈی کے نکاحوں کا اعلان مکرم قریشی محمد اقبال صاحب امیر جماعتِ احمدیہ سیالکوٹ شہر نے ۲ر دسمبر ۱۹۷۷ء بروز جمعہ جامع مسجد احمدیہ سیالکوٹ شہر میں بالترتیب تسنیم شفیع صاحبہ اور بشریٰ شفیع صاحبہ دختران مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب میانہ پورہ سیالکوٹ شہر کے ساتھ بعوض ۱۵ ہزار روپیہ اور بیس ہزار روپیہ حق مہر کیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو خیر و برکت کا موجب بنائے۔

(لطیف احمد چوہدری میانہ پورہ سیالکوٹ شہر)

تقریب شادی

ہماری بیٹی عزیزہ امۃ الرفیق فوزیہ کی شادی ہمراہ عزیزم شاہد منظور طارق (ابن محترم میجر منظور صاحب آف ساہیوال) مورخہ ۲۹ر ستمبر بروز جمعرات راولپنڈی میں انجام پائی۔ عزیزہ محترم بشیر احمد صاحب بھٹی راولپنڈی کی نواسی ہے۔ برات اسی روز صبح ساہیوال سے راولپنڈی پہنچی۔ محترم شیخ عبدالوحید صاحب امیر جماعتِ احمدیہ راولپنڈی نے احباب سمیت اپنی مخلصانہ دعاؤں کے ساتھ بچّی کو رخصت کیا۔

تمام بزرگوں، بہنوں اور بھائیوں سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(زکیہ عارف و محمد نصیب عارف۔ راولپنڈی کینٹ)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کر کے عند اللہ ماجور ہوں

(ناظر بیت المال۔ آمد۔ ربوہ)

محترم مولوی عنایت اللہ خانصاحب خلیل کاٹھگڑھی سابق مبلّغ مشرقی افریقہ وفات پاگئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم مولوی عنایت اللہ خان صاحب خلیل (کاٹھ گڑھی) سابق مبلّغ اسلام مشرقی افریقہ کو ۲۰ر دسمبر کو لندن میں جہاں آپ گزشتہ سوا سال سے اپنے بچوں کے پاس مقیم تھے سڑک پار کرتے ہوئے بس کا ایک حادثہ پیش آگیا جس کے نتیجہ میں ۲۲ر دسمبر ۱۹۷۷ء کو آپ وفات پاگئے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔ ۶۳ سال عمر پائی۔ آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ اور بیٹا (چوہدری شرافت اللہ خلیل صاحب) ۳۰ر دسمبر ۱۹۷۷ء کو آپ کا جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز لندن سے ربوہ لائے۔ ۳۱ر دسمبر کو بعد نماز ظہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین ہوئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے دعا کرائی۔

محترم مولوی صاحب مرحوم بہت نیک، مخلص، دعاگو اور بےنفس انسان تھے۔ تین بیٹے اور ایک بیٹی آپ کی یادگار ہیں جن میں سے ۲ بیٹے شادی شدہ ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنّت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کے ساتھ اِس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور میں داخلہ لینے والے احمدی طلباء متوجہ ہوں

تمام احمدی طلباء جو امسال انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ معلومات اور رہنمائی کے لئے حسبِ ذیل پتہ جات پر رجوع فرمائیں:۔

(۱) طارق احمد کمرہ ع۲۱ خالد ہال انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور

(۲) محمد اکرم خالد کمرہ ع۵ عمر ہال انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور

(محمد اکرم خالد سیکنڈ ایر انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور)

ولادت

مورخہ ۹ر دسمبر ۱۹۷۷ء کو میرے بیٹے عزیز لطیف احمد کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی۔ نومولودہ محترم مولوی چراغ الدین صاحب مربّی سلسلہ احمدیہ مقیم پشاور کی نواسی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت عطیۃ الرحیم نام تجویز فرمایا۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی عمر دے اور نیک اور خادمہ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین

(عبدالعزیز سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جہلم)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

کا ذکر کرتے ہوئے حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب کو التزام اور باقاعدگی کے ساتھ دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

میری پوتی اور عزیز لیفٹیننٹ کمانڈر مبشر احمد صاحب کی چھوٹی بیٹی عزیزہ عتیقہ ماریہ بعمر ڈیڑھ سال یکم جنوری ۱۹۷۸ء کو وفات پاگئی، انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو اور ہم سب کو صبرِ جمیل دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔

میں خود گزشتہ ماہ کے وسط سے بیمار چلا آتا ہوں اور بہت کمزور ہو گیا ہوں

احبابِ جماعت سے میری صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار ڈاکٹر محمد احمد خاں (ابن حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب مرحوم) دارالصدر ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴